سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

تُحفَۃُ النُّبَلاء
فِي
فَضلِ الرُّسُلِ وَالأَنبِیَاء علیہم السلام

اَنبیاء و رُسل علیہم السلام کی فضیلت

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

تُحفَۃُ النُّبَلَاء
فِي
فَضْلِ الرُّسُلِ وَالأَنْبِيَاء علیہم السلام

﴿اَنبیاء و رُسل علیہم السلام کی فضیلت﴾

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون :8514 3516،111-140-140(+92-42)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (+92-42)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	تُحْفَةُ النُّبَلَاءِ فِي فَضْلِ الرُّسُلِ وَالْأَنْبِيَاءِ علیہم السلام ﴿اَنبیاء و رُسل علیہم السلام کی فضیلت﴾
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونِ ترجمہ و تخریج	:	حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی
اِہتمامِ اِشاعت	:	فریدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعت نمبر 1	:	جولائی 2012ء
تعداد	:	1,200
قیمت	:	-/50 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۹۷۰-۳۳۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں وکشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۶۱/۸۰۶۱ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

اِنسانیت کی اِصلاح اور رُشد و ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے بعثتِ انبیاء کا سلسلہ قائم فرمایا۔ انبیاءِ کرام علیہم السلام وہ مبارک ہستیاں ہیں جنہوں نے تاریخ کے ہر نازک موڑ پر گرتی، سسکتی انسانیت کو سنبھالا دیا اور اسے پھر سے صراطِ مستقیم پر گامزن کر دیا۔ یوں ارتقاءِ انسانیت کا یہ سفر جاری رہا۔ ہماری ملی تاریخ کا یہ اَلمیہ ہے کہ آج تاریخ انبیاء کو صرف مذہبی تاریخ ہی سمجھا جاتا ہے حالانکہ وسیع تر معنوں میں یہ اِصلاح و بہبود انسانی (human amelioration & welfare) کی درخشاں تاریخ ہے، کیونکہ انبیاءِ کرام علیہم السلام انسانی زندگی کے ہر گوشے کو انقلاب آشنا کرنے کے لیے آتے رہے۔ انہوں نے مذہبی اصلاح کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ انسانیت کو ایک نظامِ فکر و عمل بھی دیا مگر ان معنوں میں نہیں جو آج ہمارے ہاں مروج ہو چکے ہیں بلکہ انبیاء کا دیا ہوا نظامِ فکر و عمل توحید و رسالت کی بنیادوں سے اٹھنے والا ایسا نظام حیات عطا کرتا ہے جو عدلِ اِجتماعی (social justice) پر مشتمل اور سماجی امتیاز (social discrimination) سے پاک ہے۔ یہ بنی نوع انسان کی ابدی فلاح کا ضامن بھی ہے۔ انبیاءِ کرام علیہم السلام کے اس جامع اور بنی نوع انسان کی امامت و قیادت کے منصبِ کامل کو قرآن حکیم نے یوں بیان کیا ہے:

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ

الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَo

(الأنبياء، ۲۱: ۷۳)

’’اور ہم نے انہیں (انسانیت کا) پیشوا بنایا وہ (لوگوں کو) ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کی طرف اعمالِ خیر اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے (کے احکام) کی وحی بھیجی اور وہ سب ہمارے عبادت گزار تھےo‘‘

گویا قرآن حکیم کے مطابق انبیاءِ کرام وہ مقدس ہستیاں ہیں جو نظام صلوٰۃ قائم کریں تاکہ معاشرہ فحشاء و منکر (moral & social evils) کے اثرات سے پاک ہوکر پاکیزہ اور مثالی معاشرہ بن جائے؛ نظامِ زکوۃ قائم کریں تاکہ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم سے پاک ہوکر معاشرہ ایسی روش پر چلے کہ ہر فرد مساویانہ بنیادوں پر ذرائع معیشت سے متمتع ہوسکے؛ اور جو نظام عبادات کے ذریعے معاشرے کو تزکیہ و تصفیہ اور پاکیزگی کا مرقع بنا دیں تاکہ دنیا پرستی کی بجائے خالق پرستی اَفرادِ معاشرہ کا شعار ہو۔ اِسی لیے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں کائنات کا برگزیدہ اور چنیدہ تر انسان قرار دیتے ہوئے خود ان پر سلامتی بھیجتے ہوئے فرمایا:

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَo وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَo

(الصّافّات، ۳۷: ۱۸۱-۱۸۲)

’’اور (تمام) رسولوں پر سلام ہوo اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہےo‘‘

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی زیرِ نظر اَربعین میں اِن اَفضل ترین اور معصوم ہستیوں کے بارے میں ۴۱ احادیث مبارکہ مع ترجمہ و تخریج اور ضروری حواشی جمع کی گئی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان برگزیدہ ہستیوں کے مقصدِ بعثت کا صحیح فہم عطا فرماتے ہوئے ان سے اُمت کا ٹوٹا ہوا ربط و تعلق پھر سے بحال فرمائے اور ہمیں ان کے دیے ہوئے اُسوہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

(حافظ ظہیر اَحمد الِاسنادی)
رِیسرچ اسکالر، فریدِ ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّة

١. لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج

(البقرة، ٢: ١٧٧)

’’نیکی صرف یہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائے۔‘‘

٢. تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ م مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ط وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط وَلَوْ شَآءَ اللهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ م بَعْدِهِمْ مِّنْ م بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ط وَلَوْ شَآءَ اللهُ مَا اقْتَتَلُوْا قف وَلٰكِنَّ اللهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ○

(البقرة، ٢: ٢٥٣)

’’یہ سب رسول (جو ہم نے مبعوث فرمائے) ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، ان میں سے کسی سے اللہ نے (براہِ راست) کلام فرمایا اور کسی کو درجات میں (سب پر) فوقیّت دی (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کو جملہ درجات میں سب پر بلندی عطا فرمائی)، اور ہم نے مریم کے فرزند عیسیٰ (علیہ السلام) کو واضح نشانیاں عطا کیں اور ہم نے پاکیزہ روح کے ذریعے اس کی مدد فرمائی، اور اگر اللہ چاہتا تو ان رسولوں کے پیچھے آنے والے لوگ اپنے پاس کھلی نشانیاں آ جانے کے بعد آپس میں کبھی بھی نہ لڑتے جھگڑتے مگر انہوں نے (اس آزادانہ توفیق کے باعث جو انہیں اپنے کیے پر اللہ کے حضور جوابدہ ہونے کے لیے دی گئی تھی) اختلاف کیا پس ان میں سے کچھ ایمان لائے اور ان میں سے کچھ نے کفر اختیار کیا، (اور یہ بات یاد رکھو کہ) اگر اللہ چاہتا (یعنی انہیں ایک ہی بات پر مجبور رکھتا) تو وہ کبھی بھی باہم نہ لڑتے، لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے (یعنی لوگوں کو اپنے فیصلے کرنے کی آزادی عطا فرماتا اور اُن کا ذِمّے دار ٹھہراتا ہے)o‘‘

۳. كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً قف فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ط وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ج فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ

الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

(البقرة، ۲: ۲۱۳)

”(ابتداء میں) سب لوگ ایک ہی دین پر جمع تھے، (پھر جب ان میں اختلافات رونما ہوگئے) تو اللہ نے بشارت دینے والے اور ڈر سنانے والے پیغمبروں کو بھیجا، اور ان کے ساتھ حق پر مبنی کتاب اتاری تاکہ وہ لوگوں میں ان امور کا فیصلہ کر دے جن میں وہ اختلاف کرنے لگے تھے اور اس میں اختلاف بھی فقط انہی لوگوں نے کیا جنہیں وہ کتاب دی گئی تھی، باوجود اس کے کہ ان کے پاس واضح نشانیاں آچکی تھیں (اور انہوں نے یہ اختلاف بھی) محض باہمی بغض و حسد کے باعث (کیا) پھر اللہ نے ایمان والوں کو اپنے حکم سے وہ حق کی بات سمجھا دی جس میں وہ اختلاف کرتے تھے، اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرما دیتا ہے ○“

٤. اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○

(آل عمران، ۳: ۳۳)

”بے شک اللہ نے آدم (علیہ السلام) کو اور نوح (علیہ السلام) کو اور آلِ ابراہیم کو اور آلِ عمران کو سب جہان والوں پر (بزرگی میں) منتخب فرما لیا ○“

٥. وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ

جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ۝ (آل عمران، ۳: ۸۱)

’’اور (اے محبوب! وہ وقت یاد کریں) جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر تمہارے پاس وہ (سب پر عظمت والا) رسول (ﷺ) تشریف لائے جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور ان پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور ان کی مدد کرو گے، فرمایا: کیا تم نے اقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری عہد مضبوطی سے تھام لیا؟ سب نے عرض کیا: ہم نے اِقرار کر لیا، فرمایا کہ تم گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔‘‘

٦. لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝ (آل عمران، ۳: ۱٦٤)

’’بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے (عظمت والا) رسول (ﷺ) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی

میں تھے o''

۷. وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ص فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ج وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ o (آل عمران، ۳: ۱۷۹)

''اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ (اے عامۃ الناس!) تمہیں غیب پر مطلع فرما دے لیکن اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہے (غیب کے علم کے لیے) چن لیتا ہے، سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لے آؤ، اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے o''

۸. اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ م بَعْدِهٖ ج وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ج وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا o

(النساء، ٤: ١٦٣)

''(اے حبیب!) بے شک ہم نے آپ کی طرف (اُسی طرح) وحی بھیجی ہے جیسے ہم نے نوح (علیہ السلام) کی طرف اور ان کے بعد (دوسرے) پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی۔ اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل اور اسحاق و یعقوب اور (ان کی) اولاد اور عیسٰی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف (بھی) وحی فرمائی،

اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو (بھی) زبور عطا کی تھی o‘‘

٩. وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ o (الأنعام، ٦: ٨٤)

’’اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو اسحاق اور یعقوب (بیٹا اور پوتا علیہما السلام) عطا کیے، ہم نے (ان) سب کو ہدایت سے نوازا اور ہم نے (ان سے) پہلے نوح (علیہ السلام) کو (بھی) ہدایت سے نوازا تھا اور ان کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون (علیہم السلام کو بھی ہدایت عطا فرمائی تھی)، اور ہم اسی طرح نیکوکاروں کو جزا دیا کرتے ہیںo‘‘

١٠. اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِىْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِى التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِىْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِىْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o

(الأعراف، ٧: ١٥٧)

’’(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو اُمی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اورمعاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور اُن سے اُن کے بارِگراں اور طوقِ (قیود) - جو اُن پر (نافرمانیوں کے باعث مسلّط) تھے - ساقط فرماتے (اور انہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں۔ پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیںo‘‘

۱۱. وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًاo

(الإسراء، ۱۷: ۵۵)

’’اور بے شک ہم نے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت بخشی اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو زبور عطا کیo‘‘

۱۲. وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ

وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ص وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًاo

(الأحزاب، ٣٣: ٧)

’’اور (اے حبیب! یاد کیجیے) جب ہم نے انبیاء سے اُن (کی تبلیغِ رسالت) کا عہد لیا اور (خصوصاً) آپ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور عیسٰی ابن مریم (علیہم السلام) سے اور ہم نے اُن سے نہایت پختہ عہد لیاo‘‘

١٣. مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّنَ ط وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًاo (الأحزاب، ٣٣: ٤٠)

’’محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے) ہیں، اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہےo‘‘

١٤. اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ط وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَـلَا فِيْهَا نَذِيْرٌo (فاطر، ٣٥: ٢٤)

’’بے شک ہم نے آپ کو حق و ہدایت کے ساتھ، خوشخبری سنانے والا اور (آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور کوئی امّت (ایسی) نہیں مگر اُس میں کوئی (نہ کوئی) ڈر سنانے والا (ضرور) گزرا ہےo‘‘

۱۵. وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ
اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًام بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْم
بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ط فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌo

(الصف، ٦١: ٦)

’’اور (وہ وقت بھی یاد کیجیے) جب عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) نے کہا: اے بنی اسرائیل! بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اُس رسولِ (معظّم ﷺ کی آمد آمد) کی بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (ﷺ) ہے، پھر جب وہ (رسولِ آخر الزماں ﷺ) واضح نشانیاں لے کر اُن کے پاس تشریف لے آئے تو وہ کہنے لگے: یہ تو کھلا جادو ہےo‘‘

۱۶. عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًاo اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى
مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْم بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًاo

(الجن، ٧٢: ٢٦-٢٧)

’’(وہ) غیب کا جاننے والا ہے، پس وہ اپنے غیب پر کسی (عام شخص) کو مطلع نہیں فرماتاo سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (اُنہی کو مطلع علی الغیب کرتا ہے کیوں کہ یہ خاصۂ نبوت اور معجزۂ رسالت ہے)، تو بے شک وہ اس (رسول ﷺ) کے

آگے اور پیچھے (علمِ غیب کی حفاظت کے لیے) نگہبان مقرر فرما دیتا ہےo‘‘

۱۷. قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰـمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَo (النمل، ۲۷: ۵۹)

’’فرما دیجیے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اس کے منتخب (برگزیدہ) بندوں پر سلامتی ہو، کیا اللہ ہی بہتر ہے یا وہ (معبودانِ باطلہ) جنہیں یہ لوگ (اس کا) شریک ٹھہراتے ہیںo‘‘

۱۸. سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ o وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَo وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَo

(الصّافّات، ۳۷: ۱۸۰-۱۸۲)

’’آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیںo اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو o اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے o

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَتْ فِي يَدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور جب میں سویا ہوا تھا اس وقت میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے لیے لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں۔''

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب قول النبي ﷺ: بعثت بجوامع الكلم، ٦/٢٦٥٤، الرقم: ٦٨٤٥، وأيضًا في كتاب الجهاد، باب قول النبي ﷺ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مسيرة شهر، ٣/١٠٨٧، الرقم: ٢٨١٥، وأيضا في كتاب التعبير، باب المفاتيح في اليد، ٦/٢٥٧٣، الرقم: ٦٦١١، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ١/٣٧١، الرقم: ٥٢٣، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب وجوب الجهاد، ٦/٣ـ٤، الرقم: ٣٠٨٧ـ ٣٠٨٩ـ

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أَبُوْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي، وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ، فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيْمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي، فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا. الحديث.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ذر (غفاری) رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر کی چھت کو کھولا گیا جبکہ میں مکہ میں تھا اور اس میں سے جبریل امین علیہ السلام نازل ہوئے، اور انہوں نے میرا سینہ کھولا، پھر اس کو زمزم کے پانی سے دھویا، پھر وہ سونے کی ایک طشت لے کر

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب كيف فرضت الصلاة في الإسراء، ١/١٣٥، الرقم: ٣٤٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الإسراء برسول اللّٰه ﷺ إلى السمٰوات وفرض الصلوات، ١/١٤٨، الرقم: ١٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٤٣، الرقم: ٢١٣٢٦۔

آئے جو حکمت اور ایمان سے بھری ہوئی تھی، جبریل امین نے یہ ساری طشت میرے سینے میں انڈیل دی، پھر اسے بند کر دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے ساتھ لے کر آسمانِ دنیا کی طرف بلند ہو گئے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِلٰى جِذْعٍ، فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ، فَحَنَّ الْجِذْعُ. فَأَتَاهُ، فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک درخت کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطاب فرمایا کرتے تھے۔ جب منبر بنا اور آپ ﷺ اس پر جلوہ افروز ہوئے تو لکڑی کا وہ ستون گریہ و زاری کرنے لگا۔ پس آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اُس پر اپنا دستِ شفقت پھیرا (تو وہ ستون خاموش ہو گیا)۔'' اِسے امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٣، الرقم: ٣٣٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٣٥، الرقم: ٦٥٠٦، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٩٧، الرقم: ١٤٦٩۔

٤. عَنْ كَعْبٍ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ اللهَ قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَـلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰى عليهما السلام. فَكَلَّمَ مُوْسٰى عليه السلام مَرَّتَيْنِ وَرَآهُ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وسلم مَرَّتَيْنِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَحْمَدَ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی رؤیت (دیدار) اور اپنے کلام کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دو مرتبہ کلام فرمایا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ دیکھا۔‘‘

اِسے امام ترمذی، حاکم اور عبد اللہ بن احمد نے ثقہ رجال سے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة والنجم، ٥/٣٦٨، الرقم: ٣٢٧٨، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٢٩، الرقم: ٤٠٩٩، وعبد الله بن أحمد في السنة، ١/٢٨٦، الرقم: ٥٤٨، وابن راهويه في المسند، ٣/٧٩٠، الرقم: ١٤٢١، وابن النجاد في الرد على من يقول القرآن مخلوق، ١/٣٧، الرقم: ١٧۔

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٠، ٥/٢٨٤، الرقم:ـــ

يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ، وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحٰى، وَيَوْمِ الْفِطْرِ، فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ: خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ، وَفِيْهِ تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ، وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا، وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو لبابہ بن عبد المنذر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

----

۱۰ ۲۲۵، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب في فضل الجمعة، ۳۴۴/۱، الرقم: ۱۰۸۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۴۷۷/۱، الرقم: ۵۵۱۶، والشافعي في المسند، ۷۱/۱، والبزار عن سعد بن عبادة ﷺ في المسند، ۱۹۱/۹، الرقم: ۳۷۳۸، وعبد بن حميد في المسند، ۱۲۷/۱، الرقم: ۳۰۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۳/۵، الرقم: ۴۵۱۱، ۱۹/۶، الرقم: ۵۳۷۶، والبخاري في التاريخ الكبير، ۴۴/۴، الرقم: ۱۹۱۱۔

نے فرمایا: بے شک جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور باقی دنوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں عظمت والا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی عظمت عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بھی بڑھ کر ہے (کیوں کہ) اس دن میں پانچ خصلتیں پائی جاتی ہیں: اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور اسی دن انہیں وفات دی۔ نیز اس دن میں ایک ساعت ایسی ہوتی ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی سوال کرے وہ اسے عطا فرماتا ہے جب تک کہ وہ کسی حرام چیز کا سوال نہیں کرتا، اور اسی دن قیامت بپا ہو گی۔ کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور سمندر ایسا نہیں جو جمعہ کے دن سے نہ ڈرتا ہو (کیوں کہ اسی دن قیامت بپا ہوگی)۔‘‘

اسے امام احمد، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ بُرَيْدَةَ رضی الله عنه يَرْفَعُهُ قَالَ: لَوْ كَانَ بُكَاءُ دَاوُدَ عليه السلام وَبُكَاءُ جَمِيْعِ أَهْلِ الْأَرْضِ جَمِيْعًا يُعْدَلُ بِبُكَاءِ آدَمَ عليه السلام مَا عَدَلَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.(1)

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ اگر حضرت داوٗد علیہ السلام اور

(1) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٥١، الرقم: ١٤٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/٢٥٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٩٨، والمناوي في فيض القدير، ٥/٣٠٨۔

تمام اہلِ زمین کی (خوفِ الٰہی سے) آہ و بکا کا موازنہ حضرت آدم علیہ السلام کی آہ و بکا سے کیا جائے تو ان سب کی آہ و بکا (ملا کر بھی) حضرت آدم علیہ السلام کی آہ و بکا کے برابر نہیں ہو سکتی۔‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے، اور امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی سند کے رجال ثقہ ہیں۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم (في حديث الشفاعة) قَالَ: فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نُوْحُ، إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ. وَقَدْ سَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی (طویل حدیث شفاعت میں بیان کرتے ہیں کہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام لوگ

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبدًا شكورًا، ٤/١٧٤٥ـ١٧٤٦، الرقم: ٤٤٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١/١٨٤ـ١٨٥، الرقم: ١٩٤، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب ما جاء في الشفاعة، ٤/٦٢٢، الرقم: ٢٤٣٤ـ

(روزِ قیامت) حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے نوح! بیشک آپ اہلِ زمین کی طرف سب سے پہلے رسول ہیں اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کو 'شکر گزار بندے' کا لقب عطا کیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَمَعَ رَبُّنَا تبارک وتعالیٰ لِنُوْحٍ عِلْمَ كُلِّهِمْ وَأَيَّدَهُ بِرُوْحٍ مِنْهُ، فَدَعَا قَوْمَهُ سِرًّا وَعَـلَانِيَّةً تِسْعَ مِائَةٍ وَخَمْسِيْنَ سَنَةً كُلَّمَا مَضٰى قَرْنٌ أَتْبَعَهُ قَرْنٌ، فَزَادَهُمْ كُفْرًا وَطُغْيَانًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حَيَّانَ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے رب تبارک وتعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے لیے سابقہ تمام لوگوں کا علم جمع فرما دیا اور انہیں اپنی مدد و نصرت سے نوازا، پس انہوں نے اپنی قوم کو مخفی اور اعلانیہ طور پر ساڑھے نو سو سال تک دعوتِ حق دی۔ پس ساڑھے نو سو سالوں میں ایک کے بعد دوسری صدی گزرتی گئی لیکن ان کی قوم کے لوگ (بجائے دعوتِ حق قبول کرنے کے) کفر و سرکشی میں بڑھتے گئے۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن حیان نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم

٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٥٩٧، الرقم: ٤٠١١، وابن حيان في العظمة، ٥/١٦٠٥۔

نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٨. عَنْ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ هُوْدٌ عليه السلام أَشْبَهَ النَّاسِ بِآدَمَ عليه السلام. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت ہود علیہ السلام تمام لوگوں سے بڑھ کر حضرت آدم علیہ السلام کے مشابہ تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَـأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ إِلَى اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا. ثُمَّ قَالَ: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ﴾[الأنبياء، ١٠٤:٢١]، ثُمَّ قَالَ: أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦١٦، الرقم: ٤٠٦٤۔

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب وكنت عليهم شهيدًا ما دمت فيهم، ٤/١٦٩١، الرقم: ٤٣٤٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، ٤/٢١٩٤، الرقم: ٢٨٦٠، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب ما جاء في شأن الحشر، ٤/٦١٥، الرقم: ٢٤٢٣۔

إِبْرَاهِيْمُ ...... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم روزِ محشر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں حاضر کیے جاؤ گے کہ برہنہ پا، ننگے جسم اور بغیر ختنہ کے ہو گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿جس طرح ہم نے (کائنات کو) پہلی بار پیدا کیا تھا، ہم (اس کے ختم ہو جانے کے بعد) اسی عملِ تخلیق کو دہرائیں گے۔﴾ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ساری مخلوق میں سب سے پہلے جنہیں لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۰. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب من فضائل إبراهيم الخليل عليه السلام، ٤/١٨٣٩، الرقم: ٢٣٦٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٧٨، ١٨٤، الرقم: ١٢٨٤٩، ١٢٩٣٠- ١٢٩٣١، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في التخيير بين الأنبياء عليهم السلام، ٤/٢١٨، الرقم: ٤٦٧٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٥٢٠، الرقم: ١١٦٩٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٩، الرقم: ٣١٨١٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦/٢٢٠، وأيضًا، ٧/٨٦۔

فَقَالَ: يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ذَاكَ إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

وفي رواية لابن عساكر: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا خَيْرَ النَّاسِ، قَالَ: ذَاكَ إِبْرَاهِيْمُ. قَالَ: يَا أَعْبَدَ النَّاسِ. قَالَ: ذَاكَ دَاوُدُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے مخلوق میں سب سے بہتر! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (تو) حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں (یعنی یہ ان کا لقب بھی ہے)۔''

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

ابن عساکر کی روایت میں ہے: ''ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: اے لوگوں میں سب سے بہتر! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں (یعنی یہ ان کا لقب بھی ہے)۔ پھر اس آدمی نے عرض کیا: اے سب لوگوں سے بڑھ کر عبادت گذار! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حضرت داود علیہ السلام ہیں (یعنی یہ ان کا لقب بھی ہے)۔''

١١. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ وَلِيِّي أَبِي وَخَلِيْلُ رَبِّي. (وَفي رواية للحاكم: وَإِنَّ وَلِيِّي، وَخَلِيْلِي، أَبِي إِبْرَاهِيْمُ). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَاللهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [آل عمران، ٣: ٦٨].

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ وَأَبُو الضُّحٰى اسْمُهُ مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہر نبی کے انبیاءِ کرام میں سے دوست ہوتے ہیں اور بے شک

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٠٠، ٤٢٩، الرقم: ٣٨٠٠، ٤٠٨٨، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة آل عمران، ٥/٢٢٣، الرقم: ٢٩٩٥، والحاكم في المستدرك، ٢/٣٢٠، ٦٠٣، الرقم: ٣١٥١، ٤٠٣٠-٤٠٣١، والبزار في المسند، ٥/٣٤٥، ٣٥١، الرقم: ١٩٧٣، ١٩٨١، وابن منصور في السنن، ٣/١٠٤٧، الرقم: ٥٠١، وسنده صحيح۔

میرے دوست، میرے والد اور میرے رب کے دوست (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام) ہیں۔ (امام حاکم کی روایت میں ہے: اور بے شک میرے دوست اور میرے خلیل میرے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔) پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿بیشک سب لوگوں سے بڑھ کر ابراہیم (علیہ السلام) کے قریب (اور حقدار) تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے ان (کے دین) کی پیروی کی ہے اور (وہ) یہی نبی (ﷺ) اور (ان پر) ایمان لانے والے ہیں، اور اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے﴾۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: ابو الضحیٰ کی اس حدیث کی سند صحیح تر ہے جو حضرت مسروق سے مروی ہے اور ابو الضحیٰ کا نام مسلم بن صبیح ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ: اَلْإِسْلَامُ ثَـلَاثُوْنَ سَهْمًا وَمَا ابْتُلِيَ بِهٰذَا الدِّيْنِ أَحَدٌ فَأَقَامَهٗ إِلَّا إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام. قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِبْرَاهِيْمَ الَّذِي وَفّٰى﴾ [النجم، ٥٣:٣٧] فَكَتَبَ اللهُ لَهٗ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ.

١٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٠٢، الرقم: ٤٠٢٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٣١، الرقم: ٣١٨٢٩، والطبري في جامع البيان، ١/٥٢٤، وأيضًا في تاريخ الأمم والملوك، ١/١٦٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦/١٩٤۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ مُخْتَصَرًا. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اسلام کے تیس حصے ہیں اور کوئی شخص ایسا نہیں جسے اس دین کے ذریعے آزمایا گیا اور وہ اس آزمائش پر پورا اترا ہو سوائے ابراہیم علیہ السلام کے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اور ابراہیم (علیہ السلام) جنہوں نے (اللہ کے ہر امر کو) بتمام و کمال پورا کیا﴾۔ پس (اسی وجہ سے) اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے آگ سے نجات مقدر کر دی۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے اور ابن ابی شیبہ نے بھی مختصراً روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فَيَقُوْلُوْنَ: يَا إِبْرَاهِيْمُ، أَنْتَ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ، قَدْ سَمِعَ بِخُلَّتِكَ أَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَأَهْلُ الْأَرْضِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. (١)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (روزِ

(١) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٥٩٩، الرقم: ٤٠١٧، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٣٩٥، الرقم: ٣١٨١۔

محشر) لوگ کہیں گے: اے ابراہیم! آپ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں اور آپ کی دوستی کا آسمان والوں اور زمین والوں نے بھی خوب چرچا سن رکھا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ: اَلذَّبِيْحُ إِسْمَاعِيْلُ عليه السلام.

وفي رواية: **عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما: ﴿وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ﴾** [الصافات، ٣٧: ١٠٧]، **قَالَ: إِسْمَاعِيْلُ. ثُمَّ ذَبَحَ إِبْرَاهِيْمُ الْكَبْشَ.**

وفي رواية: **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما أَنَّهُ قَالَ: اَلْمَفْدِيُّ إِسْمَاعِيْلُ وَزَعَمَتِ الْيَهُوْدُ أَنَّهُ إِسْحَاقُ وَكَذَبَتِ الْيَهُوْدُ.**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ذبیح اللہ حضرت

١٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٠٤-٦٠٥، الرقم: ٤٠٣٤-٤٠٣٥، ٤٠٣٧-٤٠٣٨، والطبري في جامع البيان، ٢٣/٨٣-٨٥، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٥/١٠١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/١٩، والعسقلاني في فتح الباري، ١٢/ ٣٧٨-٣٧٩، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ١/١٦٠۔

اسماعیل علیہ السلام ہیں۔

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آیہ مبارکہ ﴿اور ہم نے ایک بہت بڑی قربانی کے ساتھ اس کا فدیہ کر دیا﴾ کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ ذبح عظیم سے مراد حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (ان کی جگہ جنتی) مینڈھے کو ذبح کیا۔‘‘

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس کا فدیہ دیا گیا وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں جبکہ یہود کا گمان ہے کہ وہ حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں لیکن یہود جھوٹے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبری نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَوَّلُ مَنْ نَطَقَ بِالْعَرَبِيَّةِ وَوَضَعَ الْكِتَابَ عَلٰى لَفْظِهٖ وَمَنْطِقِهٖ، ثُمَّ جَعَلَ كِتَابًا وَاحِدًا مِثْلُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْمَوْصُوْلِ حَتّٰى فَرَّقَ بَيْنَهٗ وَلَدُهٗ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ

١٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٠٢، الرقم: ٤٠٢٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٣٣، الرقم: ١٦١٧، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٤٠٣۔

إِبْرَاهِيْمَ علیہ السلام.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے جس شخص نے عربی زبان بولی اور اپنے الفاظ اور منطق (بول چال) پر کتاب کو وضع کیا پھر کتاب کو اس طرح ایک کیا کہ وہ آپس میں ملی ہوئی ہو جیسا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی کتابت، یہاں تک کہ اس کتابت کو جدا جدا کیا، (ان تمام اُمور کو سر انجام دینے والے) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۵. عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الَّذِي جَعَلَهُ اللّٰهُ نُوْرًا وَضِيَاءً وَقُرَّةَ عَيْنٍ لِوَالِدَيْهِ، فَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَجْهًا وَأَكْثَرُهُ جَمَالًا وَأَحْسَنُهُ مَنْطِقًا، فَكَانَ أَبْيَضَ جَعْدَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ مُشْبَهًا بِإِبْرَاهِيْمَ خَلْقًا وَخُلُقًا وَوُلِدَ لِإِسْحَاقَ يَعْقُوْبُ وَعَيْصٌ فَكَانَ يَعْقُوْبُ أَحْسَنُهُمَا وَأَنْطَقُهُمَا وَأَكْثَرُهُمَا

۱۵: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/۶۰۷، الرقم: ۴۰۴۳۔

جَمَالًا وَظَرْفًا ...... الحديث. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ نے نور، روشنی اور اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنایا تھا۔ پس آپ علیہ السلام تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت چہرے والے تھے اور بہت زیادہ جمال والے اور خوبصورت گفتگو فرمانے والے تھے۔ آپ علیہ السلام سفید رنگت والے، سر اور داڑھی کے گھنگھریالے بالوں والے تھے۔ آپ ظاہری نقوش میں اور اخلاق ہر دو حوالوں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مشابہ تھے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کے ہاں حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت عیص علیہ السلام پیدا ہوئے پس ان دونوں میں سے حضرت یعقوب علیہ السلام زیادہ حسین، زیادہ فصیح و بلیغ اور زیادہ حسن و جمال اور دانائی والے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: ﴿وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ﴾، [الصافات، ٣٧: ١١٢]، قَالَ: بُشْرٰى نُبُوَّةٍ بُشِّرَ بِهٖ مَرَّتَيْنِ حِيْنَ وُلِدَ وَحِيْنَ نُبِّئَ.

١٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٠٧، الرقم: ٤٠٤٤، والطبري في جامع البيان، ٢٣/٨٩، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٥/١١٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٢٠.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آیت مبارکہ ﴿اور ہم نے (اسماعیل علیہ السلام کے بعد) انہیں اسحاق (علیہ السلام) کی بشارت دی﴾ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اس خوشخبری سے مراد نبوت کی خوشخبری ہے جو انہیں دو مرتبہ دی گئی۔ (پہلی) جب آپ کی ولادت ہوئی اور (دوسری) جب آپ کو منصبِ نبوت عطا ہوا۔''

اِس حدیث کو امام حاکم اورطبری نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۷. عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ لُوْطٌ علیہ السلام نَبِيَّ اللهِ وَكَانَ ابْنَ أَخِي إِبْرَاهِيْمَ وَكَانَ رَجُلًا أَبْيَضَ حُسْنَ الْوَجْهِ دَقِيْقَ الْأَنْفِ صَغِيْرَ الْأُذُنِ طَوِيْلَ الْأَصَابِعِ، جَيِّدَ الثَّنَايَا أَحْسَنَ النَّاسِ مَضْحَكًا، إِذَا ضَحِكَ وَأَحْسَنَهُ وَأَرْزَنَهُ وَأَحْكَمَهُ وَأَقَلَّهُ أَذًى لِقَوْمِهِ، وَهُوَ حِيْنَ بَلَغَهُ عَنْ قَوْمِهِ مَا بَلَغَهُ مِنَ الْأَذَى الْعَظِيْمِ الَّذِي أَرَادُوْهُ عَلَيْهِ، حَيْثُ يَقُوْلُ: ﴿لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِيْ إِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ﴾ [هود، ۱۱:۸۰]. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

۱۷: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/۶۱۲، الرقم: ۴۰۵۷۔

’’حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت لوط علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے اور آپ سفید رنگت، خوبصورت چہرے، پتلی ناک، چھوٹے کانوں، لمبی انگلیوں اور خوبصورت دانتوں والے تھے۔ جب ہنستے تھے تو تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت لگتے تھے۔ آپ لوگوں میں سب سے حسین، باوقار اور حکمت والے اور اُس وقت اپنی قوم کو کم تکلیف دینے والے تھے جب آپ کو اپنی قوم کی طرف سے تکلیف پہنچی جو بھی پہنچی جس کا آپ کی قوم نے آپ کے لیے ارادہ کیا تھا جیسا کہ آپ نے فرمایا: ﴿کاش مجھ میں تمہارے مقابلہ کی ہمت ہوتی یا میں (آج) کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے سکتا﴾۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ الْكَرِيْمَ بْنَ الْكَرِيْمِ

١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب من انتسب إلى آبائه في الإسلام والجاهلية، ٣/١٢٩٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٦، الرقم: ٥٧١٢، ٨٣٧٣، ٩٣٦٩، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة يوسف، ٥/٢٩٣، الرقم: ٣١١٦، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٩٢، الرقم: ٥٧٧٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/١١٦، الرقم: ٢٦٥٧.

ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللهِ.

وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معزز بن معزز بن معزز بن معزز تو صرف یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہیں۔''

حضرت براء رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔''

اِس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيَ

١٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٨٦، الرقم: ١٤٠٨٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٤٢، ٦/٣٤٧، الرقم: ٣١٩٢٠۔ ٣١٩٢١، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٢٢، الرقم: ٤٠٨٢، وأبو يعلى في المسند، ٦/١٠٧، الرقم: ٣٣٧٣، ـــ

يُوْسُفُ علیہ السلام **شَطْرَ الْحُسْنِ.** وفي رواية: **أُعْطِيَ يُوْسُفُ وَأُمُّهُ شَطْرَ الْحُسْنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.**

وفي رواية: **عَنْ عَبْدِ اللهِ** رضی اللہ عنہ **قَالَ: أُعْطِيَ يُوْسُفُ** علیہ السلام **وَأُمُّهُ ثُلُثَ حُسْنِ الْخَلْقِ.** وفي رواية: **ثُلُثَ الْحُسْنِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.**

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یوسف علیہ السلام کو کل حسن کا آدھا حصہ عطا ہوا۔''

ایک روایت میں ہے کہ یوسف علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کو کل حسن کا آدھا حصہ عطا ہوا۔''

اِس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، حاکم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یوسف علیہ السلام اور آپ کی والدہ ماجدہ کو کل مخلوق کا ایک تہائی حسن نصیب ہوا، اور ایک روایت میں ہے کہ کل حسن کا ایک تہائی حصہ نصیب ہوا۔''

.... والطبري في جامع البيان، ۲۰۷/۱۲، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۴۷۷/۲-۴۷۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۰۳/۸، وقال: ورجاله رجال الصحيح، والعجلوني في كشف الخفاء، ۱۶۱/۱، الرقم: ۴۱۶، وسنده صحيح۔

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٠. عَنْ كَعْبٍ ﷺ قَالَ: كَانَ أَيُّوْبُ بْنُ أَمْوَصَ عليه السلام نَبِيَّ اللهِ الصَّابِرَ الَّذِي جَلَبَ عَلَيْهِ إِبْلِيْسُ إِلَيْهِ سَبِيْلًا، فَأَلْقَى اللهُ عَلٰى أَيُّوْبَ السَّكِيْنَةَ وَالصَّبْرَ عَلٰى بَلَائِهِ الَّذِي ابْتَلَاهُ فَسَمَّاهُ اللهُ: ﴿نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهٗ أَوَّابٌ﴾ [ص، ٣٨:٣٠]، وَكَانَ أَيُّوْبُ رَجُلًا طَوِيْلًا جَعْدَ الشَّعْرِ وَاسِعَ الْعَيْنَيْنِ حُسْنَ الْخَلْقِ، وَكَانَ عَلٰى جَبِيْنِهٖ مَكْتُوْبٌ اَلْمُبْتَلَى الصَّابِرُ، وَكَانَ قَصِيْرَ الْعُنُقِ عَرِيْضَ الصَّدْرِ غَلِيْظَ السَّاقَيْنِ وَالسَّاعِدَيْنِ، وَكَانَ يُعْطِي الْأَرَامِلَ وَيَكْسُوْهُمْ جَاهِدًا نَاصِحًا ِللهِ عزوجل. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت کعب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ایوب بن اموص علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے صابر نبی تھے جن کو شیطان نے ایذا دینے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس آزمائش پر - جس میں اس نے آپ کو مبتلا کیا - سکون اور صبر نازل کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے فرمایا: ﴿کیا خوب بندہ تھا، بے شک وہ (ہماری طرف) بہت رجوع کرنے والا تھا﴾۔ اور آپ درازقد، گھنگریالے بال، چوڑی آنکھوں، خوبصورت خلقت والے تھے اور آپ کی پیشانی پر ’’آزمودہ صابر‘‘ لکھا ہوا تھا اور

٢٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٣٤، الرقم: ٤١١٣۔

آپ چھوٹی گردن، چوڑے سینے، سخت بازوں اور پنڈلیوں والے تھے۔ آپ محتاجوں کو عطا کرنے اور انہیں کپڑے پہنانے والے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر جہاد اور نصیحت کرنے والے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ امْرَأَةَ أَيُّوْبَ ﷺ قَالَتْ لَهُ: وَاللهِ، قَدْ نَزَلَ بِي الْجَهْدُ وَالْفَاقَةُ مَا أَنْ بَعَثَ قَوْمِي بِرَغِيْفٍ فَأَطْعَمْتُكَ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَّشْفِيَكَ. قَالَ: وَيْحَكِ كُنَّا فِي النَّعْمَاءِ سَبْعِيْنَ عَامًا فَنَحْنُ فِي الْبَـلَاءِ سَبْعَ سِنِيْنَ.**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.(1)

’’حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ایوب ﷺ کی بیوی نے آپ سے عرض کیا: اللہ کی قسم! بے شک بھوک اور فاقہ نے ہمارے ہاں گھر کرلیا ہے اور میری قوم نے ایک روٹی تک نہیں بھیجی کہ میں آپ کو کھلاتی۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو شفا عطا کرے۔ حضرت ایوب ﷺ نے فرمایا: تمہارا بھلا ہو۔ ہم ستر سال تک ہر آسائشِ زندگی میں تھے۔ اب ہم صرف سات سال سے

(1) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٣٥، الرقم: ٤١١٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/١٤٧، الرقم: ٩٧٩٤۔

آزمائش میں ہیں۔ (پس ہمیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: ابْتُلِيَ أَيُّوْبُ سَبْعَ سِنِيْنَ مُلْقًى عَلٰى كُنَاسَةِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ. (١)

’’حضرت قتادہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ سات سال تک حضرت ایوب ﷺ آزمائش میں مبتلا بیت المقدس کی مٹی پر لیٹے رہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ

(١) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٣٦، الرقم: ٤١١٧ـ

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى: وإن يونس لمن المرسلين، ٣/١٢٥٥، الرقم: ٣٢٣٤، وأيضًا في كتاب تفسير القرآن، باب قوله: إنا أوحينا إليك كما أوحينا إلى نوح، ٤/١٦٨١، الرقم: ٤٣٢٧ـ٤٣٢٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في ذكر يونس، ٤/١٨٤٦، الرقم: ٢٣٧٦، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في كراهية الصلاة بعد العصر وبعد الفجر، ١/٣٤٣ـ ٣٤٤، الرقم: ١٨٣، وأيضًا في كتاب تفسير، باب ومن سورة الزمر، ٥/٣٧٣، الرقم: ٣٢٤٥ـ

يَقُوْلَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية لهما: قَالَ: مَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى، فَقَدْ كَذَبَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

متفق علیہ روایت میں ہی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص یہ کہے کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں، تو وہ جھوٹا ہے۔''

٢٢. عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوْتِ: ﴿لَا إِلٰـهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ

٢٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٧٠، الرقم: ١٤٦٢، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في عقد التسبيح باليد، ٥/٥٢٩، الرقم: ٣٥٠٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٠ـ ١٠٤٩٢، وأيضًا في عمل اليوم والليلة/٤١٦، الرقم: ٦٥٦، وأبو يعلى في المسند، ٢/١١٠، الرقم: ٧٧٢ـ

مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾، [الأنبياء، ٢١: ٨٧]، فَإِنَّهٗ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت سعد ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ذوالنون (حضرت یونس) علیہ السلام کی وہ دعا جو آپ نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی، یہ ہے: ﴿لَا إِلٰـهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ ''اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا۔'' پس بے شک جو مسلمان بھی کسی چیز کے بارے میں یہ دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی یہ دعا قبول فرماتا ہے۔''

اِس حدیث کو امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٣. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا

٢٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٢٠، الرقم: ٤٠٧١، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٤/٦٠، والطبري في جامع البيان، ٩/٤، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٩/٩٠۔

ذَكَرَ شُعَيْبًا عليه السلام قَالَ: ذَاكَ خَطِيْبُ الْأَنْبِيَاءِ لِمُرَاجَعَتِهِ قَوْمَهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرِيُّ.

''محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حضرت شعیب علیہ السلام کا تذکرہ کرتے تو فرماتے: شعیب علیہ السلام اپنی قوم کی طرف تبلیغ کی خاطر (بار بار) رجوع کرنے کی بناء پر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے خطیب تھے۔''

اس حدیث کو امام حاکم، حکیم ترمذی اور طبری نے روایت کیا ہے۔

٢٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَهُمْ يَصُوْمُوْنَ يَوْمًا يَعْنِي عَاشُوْرَاءَ؟ فَقَالُوْا: هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ، فَصَامَ مُوْسٰى شُكْرًا لِلّٰهِ. فَقَالَ: أَنَا أَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْهُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى: وهل أتاك حديث موسى [طه، ٢٠: ٩]، ٣/١٢٤٤، الرقم: ٣٢١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء، ٢/٧٩٦، الرقم: ١١٣٠، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم يوم عاشوراء، ٢/٣٢٦، الرقم: ٢٤٤٤۔

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی جب مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو ان لوگوں کو آپ ﷺ نے عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ (آپ ﷺ کے دریافت کرنے پر) یہودی کہنے لگے: یہ بڑی عظمت والا دن ہے۔ اس روز اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (فرعون کے لشکر سے) بچایا اور آلِ فرعون کو غرق کیا تو شکر گزاری کے طور پر موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں یہودیوں کی نسبت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہوں۔ پس آپ ﷺ نے خود روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى مُوْسٰى

٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب من أحب الدفن في الأرض المقدسة أو نحوها، ١/٤٤٩، الرقم: ١٢٧٤، وأيضًا في كتاب الأنبياء، باب وفاة موسى عليه السلام وذكره بعد، ٣/١٢٥٠، الرقم: ٣٢٢٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب من فضائل موسى عليه السلام، ٤/١٨٤٢، الرقم: ٢٣٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٦٩، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب نوع آخر، ٤/١١٨-١١٩، الرقم: ٢٠٨٩.

ﷺ، فَلَمَّا جَاءَهٗ صَكَّهٗ فَفَقَأَ عَيْنَهٗ فَرَجَعَ إِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلٰى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللهُ عَلَيْهِ عَيْنَهٗ. فَقَالَ: ارْجِعْ، فَقُلْ لَهٗ: يَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهٖ يَدُهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ. قَالَ: أَيْ رَبِّ، ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ. قَالَ: فَالْآنَ. فَسَأَلَ اللهَ أَنْ يُدْنِيَهٗ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ إِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ ﷤ کے پاس ملک الموت (حضرت عزرائیل ﷤) کو بھیجا گیا، جب ان کے پاس ملک الموت آیا تو انہوں نے ملک الموت کو ایک تھپڑ مارا اور ان کی آنکھ پھوڑ دی۔ پس ملک الموت نے اپنے رب کے پاس جا کر عرض کیا: اے میرے رب! تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے جو مرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ لوٹا دی اور فرمایا: ان کے پاس دوبارہ جاؤ اور ان سے کہو کہ ایک بیل کی پشت پر اپنا ہاتھ رکھ دیں۔ پس جتنے بال ان کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے اتنے سال ان کی عمر بڑھا دی جائے گی۔ حضرت موسیٰ ﷤ نے عرض کیا: اے رب! پھر کیا ہو گا؟ فرمایا: پھر موت ہے۔ کہا: تو اب ہی سہی، پھر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی: اے اللہ! مجھے ارض مقدسہ سے

ایک پتھر پھینکے جانے کے فاصلہ پر کر دے (تا کہ میری روح اس مقدس مقام پر قبض ہو اور میری تدفین بھی اس مقدس مقام پر ہو۔ پس ان کی دعا قبول ہو گئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اس جگہ ہوتا تو تمہیں سرخ ٹیلے کے نزدیک راستہ کی ایک جانب ان کی قبر دکھاتا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ، (وَفِي رِوَايَةِ هَدَّابٍ:) مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.(۱)

''حضرت انس رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں آیا (اور ہدّاب کی ایک روایت میں ہے کہ) شب معراج سرخ ٹیلے کے پاس موسیٰ علیہ السلام کے

(۱) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب من فضائل موسى عليه السلام، ٤/١٨٤٥، الرقم: ٢٣٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤٨، الرقم: ١٢٥٢٦ـ ١٣٦١٨، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب ذكر صلاة نبي الله موسى عليه السلام، ٣/٢١٥، الرقم: ١٦٣١ـ ١٦٣٢، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٤١٩، الرقم: ١٣٢٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٣٥، الرقم: ٣٦٥٧٥ـ

قریب سے میرا گزر ہوا (تو میں نے دیکھا کہ) موسیٰ ﷺ اپنی قبر میں کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے۔''

اسے امام مسلم، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنْ أَبِي الْحُوَيْرَثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ﷺ قَالَ: مَكَثَ مُوْسٰى ﷺ بَعْدَ أَنْ كَلَّمَهُ اللهُ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا، لَا يَرَاهُ أَحَدٌ إِلَّا مَاتَ مِنْ نُوْرِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَحْمَدَ.

''حضرت ابو حویرث عبد الرحمٰن بن معاویہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کے بعد چالیس دن تک ایک جگہ ٹھہرے رہے، جو بھی آپ کو دیکھتا وہ اللہ رب العالمین کے نور کی تاب نہ لا کر فوت ہو جاتا۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور عبد اللہ بن احمد نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا كَلَّمَ اللهُ مُوْسٰى، كَانَ يُبْصِرُ دَبِيْبَ النَّمْلِ عَلَى الصَّفَا فِي اللَّيْلَةِ

٢٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٢٩، الرقم: ٤١٠١، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٢٧٨، الرقم: ١٠٩٧، وابن معين في التاريخ (رواية الدوري)، ٣/١٨٣، الرقم: ٨٢٤، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٤/٣١٩، ٧/١٥۔

الظُّلْمَاءِ مِنْ مَسِيْرَةِ عَشْرَةِ فَرَاسِخَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلِمِيُّ.(١)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہمکلام ہوا تو آپ علیہ السلام تاریک رات میں دس فرسخ (تیس میل) کی مسافت سے واضح طور پر رینگتی ہوئی چیونٹی بھی دیکھ لیتے تھے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٢٧. عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ هَارُوْنُ بْنُ عِمْرَانَ فَصِيْحَ اللِّسَانِ بَيِّنَ الْمَنْطِقِ يَتَكَلَّمُ فِي تُؤَدَةٍ وَيَقُوْلُ بِعِلْمٍ وَحِلْمٍ، وَكَانَ أَطْوَلَ مِنْ مُوْسٰى طُوْلًا وَأَكْبَرَهُمَا فِي السِّنِّ، وَكَانَ أَكْثَرَهُمَا لَحْمًا وَأَبْيَضَهُمَا جِسْمًا وَأَعْظَمَهُمَا أَلْوَاحًا، وَكَانَ مُوْسٰى رَجُلًا جَعْدًا آدَمَ طِوَالًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ، وَلَمْ يَبْعَثِ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا وَقَدْ كَانَتْ

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/٦٥، الرقم: ٧٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٤٢٤، الرقم: ٥٣٠١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٢٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٠٣۔

٢٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٣١، الرقم: ٤١٠٥۔

عَلَيْهِ شَامَةُ النُّبُوَّةِ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ ﷺ، فَإِنَّ شَامَةَ النُّبُوَّةِ كَانَتْ بَيْنَ كَتْفَيْهِ، وَقَدْ سُئِلَ نَبِيُّنَا ﷺ عَنْ ذَالِكَ، فَقَالَ: هٰذِهِ الشَّامَةُ الَّتِي بَيْنَ كَتْفَيَّ شَامَةُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي لِأَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا رَسُوْلٌ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ہارون بن عمران علیہ السلام فصیح اللسان اور واضح کلام فرمانے والے تھے۔ آپ پرسکون لہجہ میں علم وحلم سے بات کرتے تھے۔ قد میں آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لمبے تھے اور عمر میں بھی ان سے بڑے تھے اور ان سے زیادہ پُر گوشت اور سفید جسم والے تھے اور آپ کے جسم کی ہڈیاں بھی ان کے جسم کی ہڈیوں سے بڑی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام گھنگریالے بالوں والے، گندم گوں اور لمبے قد کے مالک تھے گویا آپ قبیلہ شنُوء ہ کے کوئی شخص ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بھی نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کے دائیں ہاتھ میں مہرِ نبوت ہوتی تھی سوائے ہمارے نبی مکرم ﷺ کے۔ پس آپ ﷺ کی مہرِ نبوت آپ ﷺ کے مبارک شانوں کے درمیان تھی۔ ہمارے نبی مکرم ﷺ سے اس بارے میں عرض کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جو مہر میرے شانوں کے درمیان ہے یہ (میری اور) مجھ سے پہلے مبعوث ہونے والے انبیاء کرام علیہم السلام کی مہر ہے کیوں کہ اب میرے بعد کوئی نبی ہے نہ رسول (اس لیے میرے بعد کسی کے لیے بھی ایسی مہر نہیں ہوگی)۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو حضرت داود علیہ السلام کا روزہ سب روزوں سے زیادہ پسند ہے۔ وہ ایک

٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب أحب الصلاة إلى الله صلاة داود، ١٢٥٧/٣، الرقم: ٣٢٣٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به أو فوت به حقا، ٨١٦/٢، الرقم: ١١٥٩، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم يوم وفطر يوم، ٣٢٧/٢، الرقم: ٢٤٤٨، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب ذكر صلاة نبي الله داود عليه السلام بالليل، ٢١٤/٣، الرقم: ١٦٣٠، وأيضًا في كتاب الصوم، باب صوم نبي الله داود عليه السلام، ١٩٨/٤، الرقم: ٢٣٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في صيام داود عليه السلام، ٥٤٦/١، الرقم: ١٧١٢۔

دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو حضرت داود علیہ السلام کی نفل نماز تمام (نفل) نمازوں سے زیادہ پسند ہے۔ وہ رات کا نصف اوّل سوتے، پھر تہائی رات قیام کرتے پھر باقی چھٹا حصہ سوتے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ علیه السلام يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ؛ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ. قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ علیه السلام يُحَدِّثُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ.

٢٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في عقد التسبيح باليد، ٥/٥٢٢، الرقم: ٣٤٩٠، والحاكم في المستدرك، ٢/٤٧٠، الرقم: ٣٦٢١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٧/٨٦، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة/١١٠، الرقم: ٢٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٠٦، وقال: رواه البزار وإسناده حسن، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٩/٣٢٥، والمناوي في فيض القدير، ٤/٥٤٤۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

وفي رواية للمَرْوَزي: إِنَّ أَخِي دَاوُدَ ﷺ كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ، كَانَ يَقُوْمُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَصُوْمُ نِصْفَ الدَّهْرِ.

''حضرت ابو درداء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: داود ﷺ کی دعا یہ تھی کہ آپ فرمایا کرتے تھے: 'اے اللہ، بے شک میں تجھ سے تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنے والے کی محبت اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے (یعنی ایسا عمل جس سے میں تیرا محبوب بن جاؤں)۔ اے اللہ، تو اپنی محبت کو میرے نزدیک میرے نفس، میرے اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔' راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب حضرت داود ﷺ کا ذکر کرتے تھے تو آپ ﷺ کے بارے میں بیان فرماتے تھے: آپ ﷺ (اپنے دور میں) تمام انسانوں سے زیادہ عبادت گذار تھے۔''

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

امام مروزی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میرے بھائی داود ﷺ (اپنے دور میں) تمام انسانوں سے زیادہ عبادت گذار تھے، آپ آدھی

رات تک قیام کیا کرتے اور آپ نے اپنی عمر کا آدھا حصہ روزے کی حالت میں گزارا۔‘‘

٣٠. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: اخْتَارَ اللّٰهُ لِنُبُوَّتِهٖ وَانْتَخَبَ لِرِسَالَتِهٖ دَاوُدَ بْنَ إِيْشَا فَجَمَعَ اللّٰهُ لَهٗ ذَالِكَ النُّوْرَ وَالْحِكْمَةَ وَزَادَهُ الزَّبُوْرَ مِنْ عِنْدِهٖ، فَمَلَكَ دَاوُدُ بْنُ إِيْشَا سَبْعِيْنَ سَنَةً فَأَنْصَفَ النَّاسَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَقَضٰى بِالْفَصْلِ بَيْنَهُمْ بِالَّذِي عَلَّمَهُ اللّٰهُ وَأَعْطَاهُ مِنْ حِكْمَتِهٖ. وَأَمَرَ رَبُّنَا الْجِبَالَ فَأَطَاعَتْهُ وَأَلَانَ لَهُ الْحَدِيْدَ بِإِذْنِ اللهِ. وَأَمَرَ رَبُّنَا الْمَـلَائِكَةَ بِأَنْ تَحْمِلَ لَهُ التَّابُوْتَ فَلَمْ يَزَلْ دَاوُدُ يُدَبِّرُ بِعِلْمِ اللهِ وَنُوْرِهٖ قَاضِيًا بِحَـلَالِهٖ، نَاهِيًا عَنْ حَرَامِهٖ حَتّٰى إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَّقْبِضَهٗ إِلَيْهِ أَوْحٰى إِلَيْهِ أَنِ اسْتَوْدِعْ نُوْرَ اللهِ وَحِكْمَتَهٗ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ إِلَى ابْنِكَ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ، فَفَعَلَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حَيَّانَ.

’’حضرت محمد بن جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

٣٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٤٢، الرقم: ٤١٣٥، وابن حيان في العظمة، ٥/١٦١٠-١٦١١۔

نے اپنی نبوت اور رسالت کے لیے حضرت داود بن ایشا علیہ السلام کا انتخاب فرمایا اور ان کے نور و حکمت کو جمع فرمایا اور اپنی طرف سے انہیں زبور عطا فرمائی۔ سو حضرت داود بن ایشا علیہ السلام نے ستر سال تک حکومت کی۔ انہوں نے لوگوں کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ فرمایا اور انہوں نے یہ فیصلے اس علم کے ذریعے فرمائے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا تھا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی حکمت میں سے حصہ وافر عطا فرمایا اور ہمارے رب کریم نے پہاڑوں کو حکم دیا کہ وہ ان کی اطاعت بجا لائیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے لوہے کو اپنے لیے نرم کیا۔ اور ہمارے رب نے ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ ان کا تابوت اٹھائیں۔ پس حضرت داود علیہ السلام ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے (عطا کردہ) علم اور نور کے ذریعے تدبیر کرتے رہے، حلال کا حکم دیتے ہوئے اور حرام سے منع کرتے ہوئے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کی روح قبض کر لے تو ان کی طرف وحی فرمائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نور اور اس کی ظاہری و مخفی حکمت اپنے بیٹے سلیمان بن داود علیہ السلام کو ودیعت کر دیں۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن حیان نے روایت کیا ہے۔

٣١. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أُعْطِيَ

٣١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٦٤٣/٢، الرقم: ٤١٣٩، وابن حيان في العظمة، ١٦١١/٥، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٢٦٣/٢٢۔

سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ مُلْكَ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا، فَمَلَكَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ سَبْعَمِائَةِ سَنَةٍ وَسِتَّةَ أَشْهُرٍ، مَلَكَ أَهْلَ الدُّنْيَا كُلَّهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالشَّيَاطِيْنِ وَالدَّوَّابِّ، وَالطَّيْرِ وَالسَّبَاعِ وَأُعْطِيَ عِلْمَ كُلِّ شَيءٍ وَمَنْطِقَ كُلِّ شَيءٍ، وَفِي زَمَانِهِ صُنِعَتِ الصَّنَائِعُ الْمُعْجَبَةُ الَّتِي مَا سَمِعَ بِهَا النَّاسُ وَسُخِّرَتْ لَهُ، فَلَمْ يَزَلْ مُدَبِّرًا بِأَمْرِ اللهِ وَنُوْرِهِ وَحِكْمَتِهِ حَتّٰى إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَّقْبِضَهُ، أَوْحٰى إِلَيْهِ أَنِ اسْتَوْدِعْ عِلْمَ اللهِ وَحِكْمَتَهُ أَخَاهُ وَوَلَدَ دَاوُدَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حَيَّانَ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت محمد بن جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام کو زمین کے مشرق و مغرب کی حکومت عطا ہوئی، پس حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام نے سات سو سال اور چھ ماہ تک حکومت کی اور آپ کی حکومت تمام اہلِ دنیا پر تھی جن میں تمام جن و انس، شیاطین، چوپائے اور درندے شامل تھے۔ آپ کو ہر چیز کا علم اور ہر چیز کی زبان عطا ہوئی اور آپ کے زمانے میں بہت خوب ایجادات ہوئیں جن کے بارے میں لوگوں نے پہلے کبھی سنا بھی نہیں تھا۔ یہ ساری چیزیں آپ کے لیے مسخر کر دی گئیں تھیں۔ پس آپ اللہ تعالیٰ کے امر اور اس کے نور و حکمت کے ذریعے ان کی تدبیر کرتے رہے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے

آپ کی روح قبض کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ کی طرف وحی بھیجی کہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم وحکمت کو اپنے بھائی اور حضرت داود علیہ السلام کے بیٹے کو ودیعت کر دیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، ابن حبان اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٣٢. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ كَانَ عَسْكَرُهُ مِائَةَ فَرْسَخٍ: خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ مِنْهَا لِلْإِنْسِ، وَخَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ لِلْجِنِّ، وَخَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ لِلْوَحْشِ، وَخَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ لِلطَّيْرِ، وَكَانَ لَهُ أَلْفُ بَيْتٍ مِنْ قَوَارِيْرَ عَلَى الْخَشَبِ مِنْهَا: ثَلَاثُ مِائَةٍ صَرِيْحَةٌ، وَسَبْعُ مِائَةٍ سِرِّيَّةٌ، فَأَمَرَ الرِّيْحَ الْعَاصِفَ فَرَفَعَتْهُ فَأَمَرَ الرِّيْحَ فَسَارَتْ بِهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَسِيْرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، إِنِّي قَدْ زِدْتُ فِي مُلْكِكَ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَتِ الرِّيْحُ فَأَخْبَرَتْكَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ بات معلوم ہوئی کہ

٣٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٤٤، الرقم: ٤١٤١، والطبري في جامع البيان، ١٩/١٤١، وأيضًا في تاريخ الأمم والملوك، ١/٢٨٨، وذكره القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٣/١٦٧۔

حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام کا لشکر سو فرسخ (یعنی تین سو میل) پر پھیلا ہوا تھا، ان میں سے پچیس فرسخ انسانوں کے لیے، پچیس جنوں کے لیے، پچیس وحشی جانوروں کے لیے اور پچیس پرندوں کے لیے تھے۔ آپ کے ایک ہزار گھر تھے جو لکڑی کے بنے ہوئے تھے اور ان پر شیشے کا کام ہوا تھا، ان میں تین سو گھر ظاہر تھے اور تین سو مخفی تھے۔ آپ علیہ السلام آندھی کو حکم دیتے تو وہ آپ علیہ السلام کو اٹھا لیتی، ہوا کو حکم دیتے تو آپ کو ساتھ لے کر چلتی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی طرف وحی فرماتا درآنحالیکہ آپ زمین و آسمان کے درمیان چل رہے ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے سلیمان!) میں نے تمہاری بادشاہت میں یہ اضافہ کر دیا ہے کہ مخلوقات میں سے جو بھی کوئی بات کرے گا ہوا تجھے اس کے بارے میں بتا دے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عليهما السلام يُوْضَعُ لَهُ سِتُّ مِائَةِ أَلْفِ كُرْسِيٍّ، ثُمَّ يَجِيءُ أَشْرَافُ الْإِنْسِ فَيَجْلِسُوْنَ مِمَّا يلِيْهِ، ثُمَّ يَجِيءُ أَشْرَافُ الْجِنِّ فَيَجْلِسُوْنَ مِمَّا يَلِي أَشْرَافَ الْإِنْسِ ثُمَّ يَدْعُو الطَّيْرَ فَتُظِلُّهُمْ، ثُمَّ يَدْعُو الرِّيْحَ فَتَحْمِلُهُمْ. قَالَ: فَيَسِيْرُ فِي الْغَدَاةِ الْوَاحِدَةِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَسَاكِرَ. (١)

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام کے لیے چھ لاکھ کرسیوں کا ایک تخت بچھایا جاتا تھا، پھر انسانوں میں سے بزرگ مرتبہ لوگ آتے اور وہ ان کے ساتھ والی کرسیوں پر بیٹھ جاتے، پھر جنات میں سے بزرگ جن آتے اور وہ بزرگ لوگوں کے ساتھ والی کرسیوں پر بیٹھ جاتے۔ پھر آپ پرندوں کو حکم فرماتے تو وہ ان سب پر سایہ فگن ہو جاتے، پھر آپ ہوا کو حکم فرماتے تو وہ ان سب کو اٹھا لے جاتی، اس طرح وہ ایک صبح میں ایک ماہ کی مسافت طے کر لیتے۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٣٣. عَنْ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا سَيِّدًا وَحَصُوْرًا، وَكَانَ لَا يَقْرُبُ النِّسَاءَ وَلَا يَشْتَهِيْهِنَّ، وَكَانَ شَابًّا حُسْنَ الْوَجْهِ وَالصُّوْرَةِ لَيِّنَ الْجَنَاحِ، قَلِيْلَ الشَّعْرِ، قَصِيْرَ الْأَصَابِعِ، طَوِيْلَ الْأَنْفِ،

(١) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٤٠٠، ٦٤٤، الرقم: ٣٥٢٥، ٤١٤٢، وذكره الطبري في جامع البيان، ١٩/١٤٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٢/٢٦٦۔ ٢٦٧۔

٣٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٤٧، الرقم: ٤١٥٠، والنووي في تهذيب الأسماء واللغات، ٢/٤٤٩۔

أَقْرَنَ الْحَاجِبَيْنِ، دَقِيْقَ الصَّوْتِ، كَثِيْرَ الْعِبَادَةِ، قَوِيًّا فِي طَاعَةِ اللهِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام سردار اور پاکدامن تھے، وہ عورتوں کے قریب تک نہ جاتے تھے اور نہ ہی عورتوں کی خواہش رکھتے تھے۔ آپ خوبصورت شکل و صورت کے حامل جھکے ہوئے کندھوں والے (یعنی نہایت متواضع)، کم بالوں، چھوٹی انگلیوں، اونچی ناک اور ملی ہوئی پلکوں والے، باریک آواز والے، بہت زیادہ عبادت گذار اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں پختہ نوجوان تھے۔'' اِس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: كُلُّ بَنِي آدَمَ يَلْقَى اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِذَنْبٍ، وَقَدْ يُعَذِّبُهُ إِنْ شَاءَ أَوْ يَرْحَمُهُ إِلَّا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا علیہما السلام. فَإِنَّهُ كَانَ سَيِّدًا وَحَصُوْرًا، وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِيْنَ.

٣٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣٣٣/٦، الرقم: ٦٥٥٦، وابن عدي في الكامل، ٢٣٤/٢، الرقم: ٤١٢، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ٨٠/٢، وذكره العسقلاني في لسان الميزان، ١٧٧/٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٧٩/٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣٦٢/١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٠٩/٨۔

وَأَهْوَى النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى قَذَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَأَخَذَهَا، وَقَالَ: ذَكَرَهُ مِثْلَ هٰذِهِ الْقَذَاةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام بنی آدم روزِ قیامت اپنے اپنے گناہوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو انہیں عذاب دے گا یا ان پر رحم فرمائے گا سوائے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے۔ پس بے شک آپ علیہ السلام سردار، پاکیزہ و بلند کردار کے حامل صالح نبی تھے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے جھک کر ایک تنکا پکڑا اور فرمایا: آپ نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام (کے مناقب) کا فقط اس تنکے کے برابر ذکر کیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابن عدی نے روایت کیا ہے۔

٣٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُوْدٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ، فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا

٣٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى: واذكر في الكتاب مريم، ٣/١٢٦٥، الرقم: ٣٢٤٨، وأيضًا في كتاب تفسير القرآن، باب وإني أعيذها بك وذريتها من الشيطان الرجيم، ٤/١٦٥٥، الرقم: ٤٢٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب فضائل عيسى عليه السلام، ٤/١٨٣٨، الرقم: ٢٣٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣٣، ٢٧٤، الرقم: ٧١٨٢، ٧٦٩٤۔

مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بنی آدم میں سے کوئی مولود ایسا نہیں ہے جسے پیدائش کے وقت شیطان مس نہ کرے۔ پس وہ بچہ اس شیطان کے مس کرنے کی وجہ سے چیخنا چلانا شروع کر دیتا ہے سوائے مریم اور ان کے بیٹے عیسیٰ ﷩ کے (کہ انہیں شیطان نے مس نہیں کیا)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوْشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

٣٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب نزول عيسى ابن مريم، ٣/١٢٧٢، الرقم: ٣٢٦٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد ﷺ، ١/١٣٦، الرقم: ١٥٥، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في نزول عيسى بن مريم ﷤، ٤/٥٠٦، الرقم: ٢٢٣٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسى بن مريم، ٢/١٣٦٣، الرقم: ٤٠٧٨۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم ؑ نازل ہوں گے، وہ عدل کے ساتھ فیصلے فرمانے والے ہوں گے، صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا، یہاں تک کہ (بارگاہِ الٰہی میں) ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُوْ إِنْ طَالَ بِي عُمْرٌ أَنْ أَلْقٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ ؑ فَإِنْ عَجِلَ بِي مَوْتٌ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ مَرْفُوْعًا، وَمَوْقُوْفًا، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷛ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ

٣٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٨-٢٩٩، الرقم: ٧٩٥٧-٧٩٥٨، ٧٩٦٥، وابن الجعد في المسند، ١/١٧٥، الرقم: ١١٢٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٥، ٢٠٥.

ﷺ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ اگر میری عمر طویل ہوئی تو میں عیسیٰ بن مریم ﷩ سے ملاقات کروں گا۔ اور اگر میرا وصال جلد ہوگیا تو تم میں سے جو شخص انہیں ملے تو وہ انہیں میری طرف سے سلام کہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے مرفوعا اور موقوفاً روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: دونوں روایات کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ ﷛ قَالَ: يُدْفَنُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﷩ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ ﷠، فَيَكُوْنُ قَبْرُهٗ رَابِعٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.(۱)

’’حضرت عبد اللہ بن سلام ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم ﷤ کو حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ کے دونوں رفقاء (حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر ﷠) کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔ پس آپ کی قبر چوتھی ہوگی۔‘‘

امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام

(۱) أخرجه الطبراني كما قال الهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۰۱، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ۱۳/۳۰۸، وقال: رواه الطبراني، وابن عبد البر في التمهيد، ۱٤/۲۰۲، والمزي في تهذيب الكمال، ۱۹/۳۹٤۔

ابن عبد البر نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

٣٨. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان (بعض کو بعض پر) فضیلت مت دو۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٩. عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ

٣٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الديات، باب إذا لطم المسلم يهوديا عند الغضب، ٦/٢٥٣٤، الرقم: ٦٥١٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب من فضائل موسى عليه السلام، ٤/١٨٤٥، الرقم: ٢٣٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١، ٣٣، الرقم: ١١٢٨٣، ١١٣٠٤، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في التخيير بين الأنبياء عليهم الصلاة والسلام، ٤/٢١٧، الرقم: ٤٦٦٨۔

٣٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة، ١/٢٧٥، الرقم: ١٠٤٧، وأيضًا في كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٢/٨٨، الرقم: ١٥٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨، الرقم: ١٦٢٠٧، والنسائي في السنن ــ

أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ

.... ،كتاب الجمعة، باب بإكثار الصلاة على النبي ﷺ يوم الجمعة، ٣/٩١، الرقم: ١٣٧٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٥١٩، الرقم: ١٦٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة، باب في فضل الجمعة، ١/٣٤٥، الرقم: ١٠٨٥، والدارمي في السنن، ١/٤٤٥، الرقم: ١٥٧٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٥٣، الرقم: ٨٦٩٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١١٨، الرقم: ١٧٣٣ـ ١٧٣٤، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٩٠، الرقم: ٩١٠، والحاكم في المستدرك، ١/٤١٣، الرقم: ١٠٢٩، والبزار في المسند، ٨/٤١١، الرقم: ٣٤٨٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٩٧، الرقم:٤٧٨٠، وأيضًا في المعجم الكبير، ١/٢٦١، الرقم: ٥٨٩، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/٣٧١، الرقم: ٦٣٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣/٢٤٨، الرقم: ٥٧٨٩، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/١٠٩، الرقم: ٣٠٢٩، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ/٣٧، الرقم: ٢٢، والوادياشي في تحفة المحتاج، ١/٥٢٤، الرقم: ٦٦١، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ١١/٣٧٠، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/١٩٠، الرقم: ٥٠١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٥ـ

مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: بَلِيْتَ. قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

وفي رواية: فَقَالَ: إِنَّ اللهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَامَنَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ. وَقَالَ الْوَادِيَاشِيُّ: صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَقَدْ صَحَّحَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَابْنُ حِبَّانَ، وَالدَّارَ قُطْنِيُّ، وَالنَّوَوِيُّ فِي الْأَذْكَارِ.

’’حضرت اَوس بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن سب سے بہتر ہے۔ اِس دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن انہوں نے وفات پائی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن سخت آواز ظاہر ہوگی۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیوں کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کے وصال کے بعد آپ کو کیسے پیش کیا جائے گا؟ کیا آپ کا جسدِ مبارک

خاک میں نہیں مل چکا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں ایسا نہیں ہے)، اللہ تعالیٰ نے زمین پر اَنبیاءِ کرام (ﷺ) کے جسموں کو (کھانا یا کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانا) حرام فرما دیا ہے۔‘‘

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ بزرگ و برتر نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ ہمارے جسموں کو کھائے۔‘‘

اِس حدیث کو امام اَحمد، ابو داود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔ اور امام وادیاشی نے بھی فرمایا: اِسے امام ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے۔ اور امام عسقلانی نے فرمایا: اِسے امام ابن خزیمہ نے صحیح قرار دیا ہے اور امام عجلونی نے فرمایا: اِسے امام بیہقی نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر نے فرمایا: اِسے امام ابن خزیمہ، ابن حبان، دارقطنی اور نووی نے الأذکار میں صحیح قرار دیا ہے۔

٤٠. وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ.

٤٠: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٦/١٤٧، الرقم: ٣٤٢٥، وابن عدي في الكامل، ٢/٣٢٧، الرقم: ٤٦٠، وقال: هذا أحاديث غرائب حسان وأرجو أنه لا بأس به، والديلمي في مسند —

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَابْنُ عَدِيٍّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلِمِيُّ. وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: وَأَرْجُوْ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَبِي يَعْلٰى ثِقَاتٌ. وَقَالَ الشَّوْكَانِيُّ: فَقَدْ صَحَّحَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَلَّفَ فِي ذَالِكَ جُزْءًا. وَقَالَ الزُّرْقَانِيُّ: وَجَمَعَ الْبَيْهَقِيُّ كِتَابًا لَطِيْفًا فِي حَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ وَرَوٰى فِيْهِ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَنْ أَنَسٍ ﷺ مَرْفُوْعًا.

''حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیاءِ کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں حیات ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔''

اِس حدیث کو امام ابو یعلی نے ثقہ رجال سے روایت کیا ہے اور ابن عدی، بیہقی اور دیلمی نے بھی روایت کیا ہے۔ امام ابن عدی نے فرمایا: اِس حدیث کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔ امام ہیثمی نے بھی فرمایا: امام ابو یعلی کے رجال ثقات ہیں۔

--------- الفردوس، ١/١١٩، الرقم: ٤٠٣، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ٦/٤٨٧، وأيضًا في لسان الميزان، ٢/١٧٥، ٢٤٦، الرقم: ٧٨٧، ١٠٣٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١١، والسيوطي في شرحه على سنن النسائي، ٤/١١٠، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٦/١٩، والمناوي في فيض القدير، ٣/١٨٤، والشوكاني في نيل الأوطار، ٥/١٧٨، والزرقاني في شرحه على موطأ الإمام مالك، ٤/٣٥٧۔

علامہ شوکانی نے فرمایا: اسے امام بیہقی نے صحیح قرار دیا ہے اور حیاتِ انبیاء علیہم السلام پر انہوں نے ایک جزء (اَحادیث کی مختصر کتاب) بھی تالیف کی ہے۔ اسی طرح امام زرقانی نے بھی فرمایا: امام بیہقی نے حیاتِ انبیاء علیہم السلام پر ایک نہایت لطیف کتاب تالیف کی ہے جس میں انہوں نے حضرت اَنس رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایات اِسنادِ صحیح کے ساتھ بیان کی ہیں۔

وقال العسقلاني في ''الفتح'': قَدْ جَمَعَ الْبَيْهَقِيُّ كِتَابًا لَطِيْفًا فِي حَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ فِي قُبُوْرِهِمْ أَوْرَدَ فِيْهِ حَدِيْثَ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: اَلْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ. أَخْرَجَهُ مِنْ طَرِيْقِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ وَهُوَ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيْحِ عَنِ الْمُسْتَلِمِ بْنِ سَعِيْدٍ، وَقَدْ وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ عَنِ الْحَجَّاجِ الْأَسْوَدِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي زِيَادِ الْبَصْرِيُّ وَقَدْ وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَعِيْنٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْهُ. وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا أَبُوْ يَعْلٰى فِي مُسْنَدِهٖ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَخْرَجَهُ الْبَزَّارُ وَصَحَّحَهُ الْبَيْهَقِيُّ.(١)

''امام عسقلانی فتح الباري میں بیان کرتے ہیں کہ امام بیہقی نے انبیاء کرام علیہم السلام کے اپنی قبروں میں زندہ ہونے کے بارے میں ایک خوبصورت

(١) ذكره العسقلاني في فتح الباري، ٦/٤٨٧۔

کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے حضرت انس ﷺ کی یہ حدیث بھی وارد کی ہے کہ انبیاء کرام ﷺ اپنی قبور میں (حیاتِ ظاہری کی طرح ہی) زندہ ہوتے ہیں اور صلاۃ بھی ادا کرتے ہیں۔ یہ حدیث اُنہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر کے طریق سے روایت کی ہے اور وہ صحیح حدیث کے راویوں میں سے ہیں۔ اُنہوں نے مستلم بن سعید سے روایت کی اور امام احمد بن حنبل نے بھی انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان نے یہ حدیث حجاج اسود سے روایت کی ہے اور وہ ابن ابی زیاد بصری ہیں اور اُنہیں بھی امام اَحمد بن حنبل نے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابن معین نے بھی حضرت ثابت سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ امام ابو یعلی نے بھی اپنی مسند میں اسی طریق سے یہ حدیث روایت کی ہے اور امام بزار نے بھی اس کی تخریج کی ہے اور امام بیہقی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔‘‘

٤١. وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَقَدْ سَلَكَ فَجَّ الرَّوْحَاءِ سَبْعُوْنَ نَبِيًّا حُجَّاجًا عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوْفِ، وَلَقَدْ صَلّٰى فِي

٤١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٣، الرقم: ٤١٦٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/١٧٧، الرقم: ٩٦١٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٤٧٤، الرقم: ١٣٥٢٥، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/٢٦٦، الرقم: ٢٥٩٤، والهيثمي في مجمع —

مَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُوْنَ نَبِيًّا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وفي رواية: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ قَبْرُ سَبْعِيْنَ نَبِيًّا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْفَاكِهِيُّ وَالْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ روحاء کے راستے پر ستر انبیاء کرام علیہم السلام حج کی غرض سے گزرے ہیں جو اون کے کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے اور مسجد خیف میں ستر انبیاء علیہم السلام نے نماز ادا کی۔''

اِس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد خیف میں ستر انبیاء کرام علیہم السلام کے مزارات ہیں۔''

اِسے امام طبرانی، فاکہی اور بزار نے روایت کیا ہے نیز اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

وفي رواية عنه: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُوْنَ نَبِيًّا مِنْهُمْ مُوْسٰى عليه السلام كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ

.... الزوائد، ٣/٢٩٧، وقال: رواه البزار ورجاله ثقات، والمناوي في فيض القدير، ٤/٤٥٩۔

وَعَلَيْهِ عِبَاءَتَانِ قِطْوَانِيَّتَانِ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى بَعِيْرٍ مِنْ إِبِلِ شَنُوَّةَ مَخْطُوْمٌ بِخُطَامِ لِيْفٍ لَهٗ ضِفْرَانِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْفَاكِهِيُّ.(۱)

’’آپ ہی سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجدِ خیف میں ستر انبیاء کرام علیہم السلام نے نماز ادا کی جن میں موسیٰ علیہ السلام بھی شامل تھے، گویا میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں اور ان پر دو قطوانی چادریں تھیں اور وہ حالتِ احرام میں قبیلہ شنوہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ پر سوار تھے جس کی نکیل کھجور کی چھال کی تھی جس کی دو رسیاں تھیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی، ابونعیم اور فاکہی نے روایت کیا ہے۔

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۴۵۲/۱۱، الرقم: ۱۲۲۸۳، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۰/۲، وابن عدي في الكامل، ۵۸/۶، والفاكهي في أخبار مكة، ۲۶۶/۴، الرقم: ۲۵۹۳، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۴۹۴/۵، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۹۲/۲، الرقم: ۳۷۴۰، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲۹۲/۱۰، الرقم: ۳۱۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۱۷/۲، الرقم: ۱۷۳۶، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۶۷/۶۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۲۱/۳، ۲۹۷، وقال: رواه البزار ورجاله ثقات۔

مصادر التّخريج

۱. القرآن الحکیم۔

۲. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱٦٤۔۲٤۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹٤۔۲۵٦ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (۱۹٤۔۲۵٦ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱٤۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۵. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔ ۲۹۲ھ)۔ المسند بیروت، لبنان: ۱٤۰۹ھ۔

٦. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی (۳۸٤۔٤۵۸ھ)۔السنن الصغری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱٤۱۰ھ/۱۹۸۹ء۔

۷. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی (۳۸٤۔٤۵۸ھ)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱٤۱٤ھ/۱۹۹٤ء۔

۸. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی (۳۸٤-٤۵۸ھ)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٩. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ (٢١٠۔٢٧٩ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

١٠. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣۔٢٣٠ھ/ ٧٥٠۔٨٤٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

١١. **جهضمی**، اسماعیل بن اسحاق المالکی (١٩٩۔٢٨٢ھ)۔ **فضل الصلاة علی النبي ﷺ**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: دار المدینہ المنورہ، ١٤٢١ھ/٢٠٠٠ء۔

١٢. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (٣٢١۔٤٠٥ھ)۔ **المستدرك علی الصحيحين**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

١٣. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (٢٧٠۔٣٥٤ھ)۔ **الثقات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٥ھ۔

١٤. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠۔٣٥٤ھ)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

١٥. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ١٤٠١ھ۔

١٦. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی

(۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ لسان المیزان۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۱۷. حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ نوادر الأصول في أحادیث الرسول۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۱۸. ابن حیان، عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حبان اصبہانی، ابو محمد (۲۷۴-۳۶۹ھ)۔ العظمۃ۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ۱۴۰۸ھ۔

۱۹. ابن حیان، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأنصاری (۲۷۴-۳۶۹ھ)۔ طبقات المحدثین بأصبهان والواردین علیها۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۲ھ۔

۲۰. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳-۳۱۱ھ)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۲۱. خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ موضح أوهام الجمع والتفریق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ ۱۴۰۷ء۔

۲۲. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن (۱۸۱-۲۵۵ھ)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۲۳. ابو داود، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۲٤. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ ہمذانی (٤٤٥۔٥٠٩ھ/ ١٠٥٣۔١١١٥ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٦ء۔
۲٥. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ **میزان الاعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٩٩٥ء۔
۲٦. ابن راہویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبد اللہ (١٦١۔٢٣٧ھ/٧٧٨۔٨٥١ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔
۲۷. زرقانی، ابوعبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (١٠٥٥۔١١٢٢ھ/١٦٤٥۔١٧١٠ء)۔ **شرح الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ۔
۲۸. سعید بن منصور، ابو عثمان خراسانی (٢٢٧ھ)۔ **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دارالعصیمی، ١٤١٤ھ۔
۲۹. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **شرح علی سنن النسائي**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات الإسلامیۃ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔
۳٠. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠۔٢٠٤ھ/٧٦٧۔٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب

العلمیہ۔

۳۱. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (م ۱۲۵۵ھ)۔ **نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۷۳ء۔

۳۲. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم (۱۵۹۔۲۳۵ھ)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۳۳. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (۲۶۰-۳۶۰ھ)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

۳۴. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (۲۶۰-۳۶۰ھ)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

۳۵. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (۲۶۰۔۳۶۰ھ)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

۳۶. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (۲۶۰۔۳۶۰ھ)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۳۷. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ)۔ **تاریخ الأمم والملوك**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۳۸. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **جامع البیان في تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

٣٩. عبد اللہ، بن احمد بن حنبل (٢١٣ـ٢٩٠ ھ)۔ السنة۔ دمام: دار ابن قیم، ١٤٠٦ھ۔

٤٠. عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (٢٤٩ھ/٨٦٣ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

٤١. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ (٣٦٨ـ٤٦٣ ھ)۔ التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد۔ مراکش: وزارت عموم الأوقاف، ١٣٨٧ھ۔

٤٢. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦ـ٢١١ھ)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٤٣. عجلونی، ابو الفداء اسماعیل بن محمد جراحی (١٠٨٧ـ١١٦٢ھ)۔ كشف الخفاء ومزيل الإلباس عما اشتهر من الأحاديث على ألسنة الناس۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ۔

٤٤. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (٢٧٧ھ ـ٣٦٥ھ)۔ الكامل في ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٩ھ/١٩٨٨ء۔

٤٥. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (٤٩٩ـ٥٧١ ھ)۔ تاريخ دمشق الكبير المعروف بہ: تاريخ ابن عساكر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٥ء۔

٤٦. عظیم آبادی، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبي داود**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٥ھ۔

٤٧. فاکہی، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (م ٢٧٢ھ/ ٨٨٥ء)۔ **أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه**۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ١٤١٤ھ۔

٤٨. قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (٢٨٤۔٣٨٠ھ/٨٩٧۔٩٩٠ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٤٩. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر (٧٠١۔٧٧٤ھ)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠١ھ۔

٥٠. لالکائی، ابو قاسم ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ٤١٨ھ)۔ **شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ الریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ١٤٠٢ھ۔

٥١. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩۔٢٧٣ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ۔

٥٢. مبارک پوری، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (١٢٨٣۔١٣٥٣ھ)۔ **تحفة الأحوذي في شرح جامع الترمذي**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٥٣. مروزی، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (٢٠٢۔٢٩٤ھ)۔ **تعظيم قدر الصلاة**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ١٤٠٦ھ۔

٥٤. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن (٦٥٤-٧٤٢ھ)۔ **تهذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤٠٠ھ۔
٥٥. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦-٢٦١ھ/ ٨٢١-٨٧٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔
٥٦. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی (٥٤١-٦٠٠ھ)۔ **الأحادیث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبة النهضة الحدیثیہ، ١٤١٠ھ۔
٥٧. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (٩٥٢-١٠٣١ھ)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔
٥٨. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١-٦٥٦ھ/ ١١٨٥-١٢٥٨ء)۔ **الترغیب والترهیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔
٥٩. ابن نجاد، ابو بکر احمد بن سلیمان (٢٥٣-٣٤٨ھ)۔ **الرد علی من یقول القرآن مخلوق**۔ کویت: مکتبة الصحابة الاسلامیہ، ١٤٠٠ھ۔
٦٠. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥-٣٠٣ھ)۔ **السنن**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ۔
٦١. نسائی، احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمٰن (٢١٥-٣٠٣ھ)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ۔
٦٢. نسائی، ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥-٣٠٣ھ / ٨٣٠-٩١٥ء)۔

عمل الیوم واللیلۃ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱٤۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٦٣. ابونعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد اصبہانی (۳۳٦-٤۳۰ھ)۔ **حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱٤۰۵ھ۔

٦٤. نووی، ابو زکریا یحیٰی بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦۳۱-٦۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ **تھذیب الأسماء واللغات**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٦٥. وادیاشی، محمد بن علی بن احمد اندلسی (۷۲۳-۸۰٤ھ)۔ **تحفۃ المحتاج إلی أدلۃ المنهاج**۔ مکۃ المکرّمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱٤۰٦ھ۔

٦٦. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ)۔ **مجمع الزوائد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱٤۰۷ھ۔

٦٧. یحیٰی بن معین، ابو زکریا (۱۵۸-۲۳۳ھ)۔ **التاریخ**۔ مکّہ المکرّمہ، سعودی عرب: مرکز البحث العلمی و إحیاء التراث الاسلامی، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

٦٨. یحیٰی بن معین، ابو زکریا (۱۵۸-۲۳۳ھ)۔ **التاریخ**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱٤۰۰ھ۔

٦٩. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحیٰی (۲۱۰-۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱٤۰٤ھ۔